سوال

صلی اللہ علیہ وسلم اور رضی اللہ عنہ کلمات کی تخصیص

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

نم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

م کے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے 'علیہ السلام' کے الفاظ، 'رضی اللہ عنہ' کے الفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اور 'رحمہ اللہ' کے الفاظ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ سلف صالحین رحمہم اللہ اور کسی بھی زندہ و مردہ مسلمان کے لیے ہیں۔ لہذا عرفی استعمال

ولاً: الدعاء ب (صلی اللہ علیہ وسلم) لیس خاصاً بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بل ہو لجمیع الأنبیاء علیہم الصلاۃ والسلام.

ثاً: الدعاء ب: (رضی اللہ عنہ) اصطلح أہل العلم علی جعل ہذا الدعاء شعاراً للصحابۃ رضی اللہ عنہم، ولو دعا بہ الإنسان احیاناً لأحد من المسلمین فلا حرج.

(24/160).

ت تو یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ بلکہ تمام انبیاء کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ اہل علم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے خاص کر دیے ہیں۔ اور اگر کبھی کبھار کسی اور مسلمان کے لیے بھی است

بیاً۔ ادلائل کا ذکر جلاء الافہام میں کیا ہے!

لاوس، عمر بن عبدالعزیز، أبو حنیفہ، مالک، سفیان بن عیینہ، سفیان الثوري رحمہم اللہ اور شوافع کی ایک جماعت شامل ہے۔ جواز کے قائلین میں حسن بصری، مجاہد، مقاتل بن حیان، احمد، اسحاق بن راہویہ، ابو ثور، ابن جریر طبری رحمہم اللہ اور مفسرین کی ایک (جلاء الافہام ص ۴۶۵۔ ۴۸۲)

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 2

محدث فتویٰ کمیٹی